بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۱۵۸

روزنامہ

الفضل

قادیان

ایڈیٹر رحمت اللہ خاں شاکر ——— یوم سہ شنبہ

جلد ۳۱ | ۲۷- ماہ شہادت ۱۳۲۲ ہش | ۲۱- ربیع الثانی سنہ ۱۳۶۲ھ | ۲۷- اپریل سنہ ۱۹۴۳ء | نمبر ۹۹

۶۷

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۶ شہادت ۱۳۲۲ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق دس بجے صبح کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی ہے البتہ کسی قدر پیچش کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دُعا فرمائیں :-

حضرت اُم المومنین اطال اللہ بقاءہا کی طبیعت کل سے سر درد اور نزلہ کی وجہ سے علیل ہے دُعائے صحت کی جائے :-

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالےٰ عنہ میں خیر و عافیت ہے۔ الحمد للہ۔

کل حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے حمیدہ بیگم صاحبہ بی۔ اے۔ بی ٹی بنت خواجہ نظام الدین صاحب انبالہ چھاؤنی کا نکاح ملک قمر الحق صاحب انبالہ کے ساتھ دس ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے :-

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۲۱- ربیع الثانی ۱۳۶۲ھ

ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم کی رہائی کے بعد

جیسا کہ احباب پڑھ چکے ہیں۔ ہمارے بھائی ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم پلیڈر گجرات کو ڈیفنس آف انڈیا رولز کے رول ۱۲۹ کے ماتحت قریباً دو ہفتہ حوالات میں بند رکھنے کے بعد رہا کر دیا گیا ہے۔ جیسا کہ ہم پہلے بھی لکھ چکے ہیں۔ اس قانون پر کسی بھی محب وطن ہندوستانی کو جو سمجھتا ہے۔ کہ حکومت برطانیہ کی جنگ میں کامیابی کے ساتھ ہی ہندوستان کا مستقبل وابستہ ہے۔ کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ لیکن جہاں ناجائز طور پر مساعی جنگ میں رکاوٹ ڈالنے والوں کی شرارت کو روکنے کے لئے اس قانون کی ضرورت ہے وہاں اس سے بھی کئی گنا زیادہ یہ ضروری ہے۔ کہ اس قانون کے ناجائز استعمال کے احتمالات کو کلیتہً نابود کیا جائے۔ کہ یہ چیز بذات خود ایک ایسی فضا پیدا کرنے کا موجب ہو سکتی ہے جس کے انسداد کے لئے یہ قانون وضع کیا گیا تھا :-

ضلع گجرات میں گزشتہ دنوں جو واقعات رونما ہوئے ہیں جیسا کہ ہمیں بتایا گیا ہے حکام بالا کو ان سے بخوبی آگاہ کیا جا چکا ہے اور انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ بے گناہ پبلک خصوصاً امن پسند افراد اور بے کس و بے بس لوگوں کے ساتھ صریح ناانصافی اور زیادتی کا علم ہونے کے باوجود اسے گوارا کرنا اور لوگوں کی عزت و وقار کو حاکمانہ پریسٹیج و وقار اور اقتدار پر قربان کرتے جانا ذمہ داری کے عدم احساس کی افسوسناک مثال ہے۔ اور اس سے جو بد نتائج پیدا ہو سکتے ہیں وہ کسی دانشمند سے مخفی نہیں رہ سکتے۔ حاکمانہ پریسٹیج کا یہ غلط نظریہ ظلم کو قائم رکھنے کا موجب ہو سکتا ہے۔ اور جو شخص اس پریسٹیج کو مخدوش کرتا۔ اور حاکمانہ وقار کو اپنے غیر ذمہ دارانہ افعال سے صدمہ پہنچاتا ہے وہ اس ضمن میں زیادہ جواب دہ اور قابل گرفت ہے

پس ہمیں یقین رکھنا چاہیئے۔ کہ حکام بالا اپنے فرائض منصبی کی ٹھیک ٹھیک ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرمائیں گے۔ کچھ عرصہ ہوا۔ آنریبل سر چھوٹو رام صاحب نے ایک تقریر کے دوران میں کہا تھا۔ کہ حکومت کو متوجہ کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ زور کے ساتھ آواز بلند کرنا ضروری ہے۔ مگر جب ہم نے اس پر اعتراض کیا۔ تو سر موصوف نے تسلیم کر لیا تھا۔ کہ بے شک یہ طریق صحیح نہیں مگر واقعہ یہی ہے۔ گو ایسا ہونا نہ چاہیئے۔ ہمیں یقین ہے۔ کہ جنگ کے ان نازک ایام میں حکومت اپنے اس طریق کو ترک کرے گی۔ اور ایسی صریح اور واضح ناانصافیوں کے خلاف مناسب کارروائی کو زخمی قلوب کی طرف سے احتجاج تک اٹھا نہ رکھے گی :-

جماعت احمدیہ اس وقت مذہبی دُنیا کی ایک ممتاز جماعت ہے۔ اس کے عقائد اور اس کی پالیسی بالکل واضح ہے۔ حکومت برطانیہ کے مخالفین کی اس کے ساتھ شدید مخالفت اور بعض صورتوں میں عداوت کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ جماعت حکومت وقت کی وفاداری پر محکم ہے اور اس عقیدہ کی اشاعت کرتی ہے اس جماعت کے ذمہ وار افراد اور ایسے افراد کو جن کا حکومت کے ساتھ جنگی مسائل اور غیر آئینی کارروائیوں کے انسداد کے سلسلہ میں ہمیشہ تعاون رہا ہے۔ جیسا کہ ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم پلیڈر گجرات ہیں مفروضات کی بنا پر اور صرف ایک ایسے شخص کے بیان پر جس کی شاہدانہ حیثیت کو صوبہ کی اعلےٰ ترین عدالت پایۂ اعتبار سے گری ہوئی قرار دے چکی ہے۔ متعدد معزز، معتبر اور نیک نام وکلاء کی شہادتوں کی موجودگی میں ایسا حملہ ممکن ہے۔ تو حکام بالا کو اس وقت تک چین نہ لینا چاہیئے۔ جب تک کہ ایسے واقعات کے اعادہ کو ناممکن بنا کر اور اس قانون کا غلط استعمال کرنے والوں کے خلاف مناسب تعزیری کارروائی کر کے وہ اپنے لئے خدا تعالےٰ کے حضور سرخروئی کا سامان مہیا نہ کر لیں :-

"پیغام صلح" کے مطالبہ کا جواب

"الفضل" (۱۳- اپریل) میں اخبار "احسان" کو مخاطب کر کے کہا گیا تھا۔ کہ :-

"ہمارے معاصر کو اس حدیث کی روشنی میں غور کرنا چاہیئے۔ جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کا وعدہ ہے کہ وُہ ہر ایک صدی کے سر پر ایک ایسے بندے کو پیدا کرتا رہے گا۔ جو اس کے دین کی تجدید کریگا"

مندرجہ بالا مضمون کو نقل کر کے اخبار پیغام صلح پوچھتا ہے۔ کہ "کیا یہ صحیح ہے۔ کہ معاصر "الفضل" کے نزدیک۔ حضرت مسیح موعود آنحضرت صلعم کی حدیث مجدد کے ماتحت مبعوث ہوئے؟ اگر صحیح ہے تو پھر وُہ مجدد تھے۔ نہ کہ نبی۔ کیونکہ آنحضرت صلعم نے ہر ایک صدی کے سر پر نبی آنے کا وعدہ نہیں فرمایا۔ بلکہ مجدد ہونے کا وعدہ فرمایا ہے۔"

(پیغام صلح ۲۱- اپریل ۱۹۴۳ء)

اہل پیغام کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جن کی تحریرات کو قبول کرنے کا اہل پیغام بھی دعوےٰ رکھتے ہیں۔ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ :-

(۱) "میں مسیح موعود ہوں۔ اور وہی ہوں جس کا نام سرور انبیاء نے نبی اللہ رکھا ہے" (نزول المسیح صفحہ ۴۸)

(۲) "ایسا ہی خدا تعالےٰ نے اور اس کے پاک رسول نے بھی مسیح موعود کا نام نبی اور رسول رکھا ہے" (" ")

(۳) "جس آنے والے مسیح موعود کا حدیثوں سے پتہ لگتا ہے۔ اس کا انہیں حدیثوں میں یہ نشان دیا گیا ہے۔ کہ وُہ نبی بھی ہوگا۔ اور امتی بھی" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۹)

(۴) "خود حدیثیں پڑھتے ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں اسرائیلی نبیوں کے مشابہ لوگ پیدا ہونگے۔ اور ایک ایسا ہوگا۔ کہ ایک پہلو سے نبی ہوگا اور ایک پہلو سے امتی۔ وُہی مسیح موعود کہلائے گا۔"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان ارشادات کے پیش نظر اہل پیغام غور کریں۔ کہ اگر حدیث مجدد کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو صرف مجدد ماننا چاہیئے۔ تو پھر لازماً

ان کو حضور کے مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے سے بھی منکر ہو جانا چاہیئے۔ کیونکہ حدیث مجدد میں تو مسیح موعود اور مہدی معہود کا لفظ بھی نہیں۔ لیکن اگر اس حدیث میں ان مراتب کے ذکر کے بغیر بھی اہل پیغام حضور کو مسیح موعود اور مہدی مانتے ہیں۔ کیونکہ یہ دوسری احادیث میں مراتب مذکور ہیں۔ تو ان دوسری احادیث کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی اور رسول ماننے سے کیوں انکار کیا جائے۔

علاوہ ازیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

(ا) "اسرائیلی شریعت زندہ کرنے کے لئے مسیح (ناصری) چودھویں صدی کا مجدد تھا" (مسیح ہندوستان میں صفحہ ۲)

تو کیا اہل پیغام اس سے یہ نتیجہ نکالیں گے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک حضرت عیسے علیہ السلام بھی نبی نہ تھے؟

(ب) پھر حضور نے لکھا ہے۔ کہ "ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اظہار سچائی کے لئے ایک مجدد اعظم تھے" (لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۴)

(ج) "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کامل مہدی تھے" (تحفہ گولڑویہ بار دوم صفحہ ۱۵۷)

کیا ان عبارتوں کے پیش نظر اہل پیغام یہ مانیں گے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "مجدد" اور "مہدی" لکھا ہے۔ اس لئے حضور معاذ اللہ صرف مجدد یا مہدی ہوئے نہ کہ نبی۔ اگر نہیں تو کیوں؟

(د) اسی طرح قرآن مجید میں حضرت موسے علیہ السلام کی نسبت مرقوم ہے "انا اول المومنین" (اعراف ع ۱۷) کہ میں پہلا مومن ہوں۔ مگر کیا پیغامی حضرات حضرت موسے کو بھی صرف ایک "مومن" ہی مانیں گے اور ان کی نبوت و رسالت سے انکار کر دیں گے یا کہ قرآن مجید کے دیگر مقامات کے مطابق حضرت موسے کو نبی اور رسول بھی مانیں گے۔ اور "مومن" کے لفظ سے ان کے دیگر مدارج و مراتب کا انکار نہ کر دیں گے۔

پس بعینہٖ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہم بے شک "مجدد" بھی مانتے ہیں۔ مگر دیگر دلائل و بینات قرآنیہ و حدیثیہ وغیرہا کی وجہ سے حضور کو مسیح موعود۔ مہدی معہود اور نبی و رسول بھی مانتے ہیں۔ اور ماننا چاہیئے۔

خاکسار سید احمد علی سیالکوٹی مولوی فاضل قادیان

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روزافزوں ترقی

اندرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب ۲۶ اپریل تک حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کے ذریعہ بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔ اللھم زد فزد

۵۹۲۔ نواب علی صاحب
ضلع گورداسپور
۵۹۳۔ غلام احمد صاحب "
۵۹۴۔ محمد بخش صاحب "
۵۹۵۔ محمد علی صاحب "
۵۹۶۔ رحمت اللہ صاحب "
۵۹۷۔ سلطان احمد صاحب "
۵۹۸۔ زینب بی بی صاحبہ "
۵۹۹۔ برکت بی بی صاحبہ "
۶۰۰۔ سرداراں صاحبہ "
۶۰۱۔ میر عباس صاحب بمبئی
۶۰۲۔ نور محمد صاحب "
۶۰۳۔ بشیر النساء بیگم صاحبہ "
۶۰۴۔ محمد عبد الرزاق صاحب "
۶۰۵۔ عمر علی صاحب بنگال
۶۰۶۔ محمد لطیف صاحب گجرات
۶۰۷۔ محمد اسحٰق صاحب "
۶۰۸۔ احمد دین صاحب بیکانیر
۶۰۹۔ غفوراً صاحبہ راجپوتانہ
۶۱۰۔ محمد صدیق خانصاحب انبالہ
۶۱۱۔ نیاز احمد صاحب یوپی
۶۱۲۔ امام دین صاحب سرگودھا
۶۱۳۔ میاں محمد شفیع صاحب "
۶۱۴۔ سرداراں بی بی صاحبہ "
۶۱۵۔ طالب علی صاحب
ضلع ہوشیارپور
۶۱۶۔ غلام محی الدین صاحب
ضلع گوجرانوالہ
۶۱۷۔ رحمت اللہ صاحب جالندھر
۶۱۸۔ دین محمد صاحب گورداسپور
۶۱۹۔ ہدایت صاحب "
۶۲۰۔ سرداراں بی بی صاحبہ "
۶۲۱۔ ہرایتاں بی بی صاحبہ "
۶۲۲۔ رشیداں بی بی صاحبہ "
ضلع گورداسپور
۶۲۳۔ فتح دین صاحب جالندھر
۶۲۴۔ دولت بی بی صاحبہ "
۶۲۵۔ محمد طفیل خان صاحب "
۶۲۶۔ قطب الدین صاحب کرنال
۶۲۷۔ میر شاہ صاحب "
۶۲۸۔ طفیل محمد صاحب گورداسپور
۶۲۹۔ مستری احمد خان صاحب جموں
۶۳۰۔ خواج احمد صاحب گورداسپور
۶۳۱۔ خیراتی صاحب "
۶۳۲۔ فتح علی صاحب "

مجلس مشاورت کے دوسرے اور تیسرے روز کی مختصر روئیداد

قادیان ۲۵ اپریل۔ کل ۲۴ اپریل کو مجلس مشاورت کا پہلا اجلاس بارہ بجے تلاوت قرآن کریم اور دعا کے ساتھ شروع ہوا۔ سب سے پہلے مولوی عبد اللہ صاحب اعجاز پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے ان رقوم کے اعداد و شمار پڑھ کر سنائے جن کی دوران سال میں حضور ایدہ اللہ تعالے نے زیر بجٹ میں بڑھنے کی منظوری عطا فرمائی۔ اس کے بعد سب کمیٹی نظارت علیا کی رپورٹ جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے ناظر اعلےٰ نے پیش کی۔ حضور نے آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کو حسب دستور اس غرض کے لئے مقرر فرمایا کہ وہ بولنے والے اصحاب کے نام لکھ کر ان کو باری باری بولنے کا موقعہ دیتے رہیں۔ سب کمیٹی نظارت علیا کی رپورٹ پر بحث اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کے فیصلہ کے بعد سب کمیٹی نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے ماسٹر خیر الدین صاحب قائم مقام ناظر تعلیم نے رپورٹ پیش کی جس میں درج شدہ امور پر غور کیا گیا۔ ۲ بجکر ۲۰ پر یہ اجلاس نماز ظہر و عصر کے لئے برخاست ہوا۔ جو حضور نے مسجد نور میں جمع کر کے پڑھائیں۔ اس کے بعد سوا چار بجے دوسرا اجلاس شروع ہوا جس میں تلاوت قرآن کریم اور دعا کے بعد پھر نظارت تعلیم و تربیت کی سب کمیٹی کی رپورٹ پر غور و خوض ہوا۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے نے دو امور کے متعلق کثرت آراء کے حق میں فیصلے فرمائے۔

اس کے بعد سب کمیٹی نظارت امور عامہ کی رپورٹ جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے پیش کی۔ اور اس پر غور و فکر کیا گیا پھر سب کمیٹی نظارت بہشتی مقبرہ و بیت المال کی رپورٹ جناب خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب نے پیش کی۔ یہاں یہ ذکر کر دینا ضروری ہے۔ کہ کل بیت المال کے متعلق جو سب کمیٹی مقرر ہوئی تھی۔ اس کے ممبروں کی تعداد ۲۱ تھی۔ نہ کہ ۳۰ جیسا کہ کل غلطی سے لکھا گیا ہے۔ کمیٹی کی تجاویز پر غور و فکر کے بعد قریباً ۱۰ بجے شب جلسہ برخاست ہوا۔ اور نماز مغرب و عشاء کے بعد تمام نمائندگان و مہمان اس دعوت طعام میں شامل ہوئے۔ جو حسب معمول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کی طرف سے سابقہ زنانہ جلسہ گاہ میں دی گئی۔ اس میں آٹھ سو کے قریب افراد شریک ہوئے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے نے بھی شرکت فرمائی۔ اور دعا کی۔

۲۵ اپریل مجلس مشاورت کے تیسرے دن کی کارروائی صبح ۹ بجے تلاوت قرآن کریم و دعا سے شروع ہوئی۔ جناب خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب نے سب کمیٹی نظارت بیت المال کی بقیہ رپورٹ پیش کی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مناسب ہدایات فرمائیں۔ اور آخر میں فرمایا۔ کہ دو سال سے سالانہ بجٹ شوریٰ میں پیش نہیں کیا جا سکا۔ بلکہ اس کے متعلق مزید غور کرنے کے لئے سب کمیٹی مقرر کرنی پڑتی ہے اس لئے آئندہ سال بجٹ بنانے کا اختیار صدر انجمن احمدیہ سے لے کر میں محاسبہ کمیٹی بصدارت ناظر بیت المال کے سپرد کرتا ہوں۔ اس بجٹ کے متعلق اسی سب کمیٹی کو غور و فکر کرنے کا ارشاد فرمایا۔ جو گذشتہ سال حضور نے مقرر کی تھی اور فرمایا کہ ۲۲ مئی بروز اتوار وہ قادیان میں جمع ہو جائیں۔ تاکہ بجٹ پر مناسب غور و خوض کیا جا سکے۔ اس کے بعد حضور کے ارشاد پر عام بجٹ کے متعلق اظہار خیالات کیا گیا۔ آخر میں حضور نے حالات حاضرہ پر تقریر کرتے ہوئے نمائندگان کو ارشاد فرمایا کہ وہ واپس جا کر اپنی اپنی جماعتوں میں شوریٰ کے فیصلہ جات و ہدایات کو ترویج دیں۔ اور لوگوں کو ان سے آگاہ کریں۔ سوا دو بجے کے قریب دعا پر اجلاس برخاست ہوا۔ اور پھر حضور نے تمام خدام کو شرف مصافحہ بخشا۔

کل کے اجلاس میں جب دار الشیوخ اور نور ہسپتال میں لیڈی ڈاکٹر کے تقرر کے بارہ میں تجویزیں زیر بحث تھیں۔ تو سیٹھ محمد صدیق صاحب آف کلکتہ نے ایک صد روپیہ ماہوار اور ملک عبد الرحمٰن صاحب آف قصور نے پچاس روپے ماہوار یتامیٰ کے انتظام کے لئے اور اہلیہ صاحبہ سیٹھ محمد صدیق صاحب آف کلکتہ نے لیڈی ڈاکٹر کا انتظام کرنے کے لئے چار صد روپیہ دینے کا وعدہ فرمایا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

ایمان باللہ اور خالق کی اطاعت

از جناب چودھری عبد الرحیم صاحب محلہ دارالرحمت - قادیان

وذر الذین اتخذوا دینھم لعباً ولھواً وغرتھم الحیوۃ الدنیا الخ - اور چھوڑ دو - ان کو جنہوں نے دین کو کھیل اور ناقابل التفات بے سُود سمجھ رکھا ہے - اور دُنیا کی زندگی انہیں دھوکا دے رہی ہے - بدوں فکر صحیح اور گہرے تدبّر کے کسی کام میں بھی درستی پیدا نہیں ہوتی - جو لوگ دین میں تدبر اور فکر سے قدم اٹھاتے ہیں - اُن کے دین کا رنگ اور ہوتا ہے - اور وُہ جو یونہی بے معنی ، اور بے سُود سمجھ کر اس میں پھنسے رہتے ہیں - اُن کے بچپن ہی الگ ہوتے ہیں حقیقت آشناؤں کا مُونہہ نورانی ہوتا ہے - وُہ دین پر سب کچھ فدا کرتے رہتے ہیں - لیکن وُہ جو بھیڑ چال رکھتے ہیں - بہت ہی ناممکن ہے - کہ وہ متزلزل نہ ہوں ، پائے چوبیں نہ رکھتے ہوں - اور اعتقاد میں بالکل کورے - اندھے اور شیاطین کے حملوں سے بھی پناہ میں رہ سکیں - عمل کا پایہ تب تک ارفع نہیں ہوتا - جب تک کہ اس میں ضروری محنت اور اس عمل کی تکمیل کے لئے لازمی ذرائع عقل صحیحہ سے اور پورے ثبات سے میسر نہ ہوں - ایک عالم ربانی کی آخرت کی تیاری کو چار چاند لگے ہوئے نظر آتے ہیں - اُس کے ہر عمل میں خشیت الٰہیہ اسوۂ حسنہ سرور انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام الٰہی اوامر و نواہی کی حدُود کا پُورا علم - اس میں نفسانی اھواء کی بے دخلی ، اور قال اللہ اور قال الرسول کا پُورا ادب اور ماسوا اُن کے جو فروعات شرعی ہیں - اُن کی پُوری آگہی اور سداد اور ثبات علے التقوٰی پر پورا پُورا اعتصام نظر آئے گا - حیلہ سازیاں ، شاطرانہ ، فریب کاریاں اور خداع اور مکر اور ریا کاری نام کو بھی اُس کے مسلک میں نظر نہیں آئے گی - لوجہ اللہ زندگی بھر اس کا قدم جادہ مستقیم پر پڑے گا - اور وُہ ہمیشہ سابق بالخیرات ہی نظر آئے گا - اخلاص ہی اخلاص اور خدا تعالےٰ کے سبیل پر تیز راہ روی اُس سے اشد محبت اُس کو ہوگی - اور وُہ ہر ایک مسلک میں اللہ تعالےٰ کو اس کے منشاء کو مقدم رکھتا ہُوا نظر آئے گا - حقوق اللہ اور حقوق العباد کی حفاظت میں وُہ کھڑا پہرہ دار نظر آئے گا - اس کی حیات ممات کا نمایاں مقصد صرف ایک ہی ہوگا - آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ لیں - محبت خالق میں بھی سدا زبان تر رہے - عجز کسل کو پاس نہ آنے دیا ، نام بھی دنیا میں نہیں آنے دیا - اور مخلوق خدا کو بھی اپنے محبوب کی چیز سمجھ کر دیا ہی اس سے برتاؤ کیا - جیسا کہ وُہ رب العالمین اُن کے ساتھ اپنے صفات حسنہ سے برتاؤ کر رہا ہے انا مولیٰ لمن لا مولیٰ لہ - اپنی سخاوت میں ابر گوہر بار تھے - اور کسے کا رونا بھی آپ کی فطرت سلیمہ برداشت نہیں کر سکتی تھی - خون کے پیاسوں سے بھی رحم ہی کا سلوک تھا - صرف کھلے بڑے خونخواروں کو بھی بالآخر ہی جب حکم ایزدی پایا - تو ہٹایا - ورنہ ۱۳ - سال مکے میں مخلوق خدا کی ہمدردی کے لئے خون پاشی کر کے بھی صبر اور تحمل اور ھون علے الارض رہ کر بسر کر دیئے - سبحان اللہ تھے ہی رحمۃ للعالمین - اللّٰھم صل وسلم و بارک علیہ کما تحبُّ و ترضٰی - لیکن وُہ جو دین کو بے حقیقت اور محض کھیل سمجھتے ہیں - اور گویا اُن کو وُہ دُنیا کمانے میں بطور غفلت و ہندہ کے نظر آ رہا ہے - اُن کا طرز عمل ہی بے ڈھب رہتا ہے - نہ زبان پر لگام ، نہ ہی باقی جوارح میں خشیت الٰہی کی ادنے سی جھلک - آنکھیں بھی اندھی - اور دل بھی نور الٰہی سے بالکل ہی خالی - نہ رحمان سے جوڑ کی حس اور نہ ہی شیطان کی کج رفتاریوں پر پوری اطلاع استحوذ علیھم الشیطٰن فانسٰھم ذکر اللہ - انما المومنون الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبھم کا بھیر بھلا ان کو آگاہی ہو بھی تو کیسے - جیسے شتر بے مہار پھرتا ہے - ویسے یہ بھی نہ گھر کے نہ گھاٹ کے - نہ زمین کے محسنوں کا ادب اور ان کی اطاعت کا خیال اور نہ ہی نعماء آلاء اور جان دہندہ کی دُھن اولیائے اللہ سے مستفیض ہونا اُن کے نزدیک بالکل بے سود مجددین کے دور - اور ان کے زمانہ سے بالکل ناآشنا اور خدا تعالےٰ کے فرستادوں کی عزت - ان کے نزدیک کوڑی سے بھی کھوٹی - الاماں جہالت - اور علم دین ، ظلمت اور نور خزاں اور بہار انسانیت اور بہیمیت اُن کے نزدیک سب برابر نرے بہائم رہتے - تو بھی خیر تھی - سانپ کہیں - درندے کہیں - گرگان یوسف کہیں - نام کے علماء ان سے بھی گئے گزرے - وُہ تو اصدق الصادقین پہلے ہی فرما گئے ہیں - کہ وُہ شر من تحت ادیم السماء ہوں گے - خلیلؑ مست عبادی الشکور - دین کا لب لباب تو یہ ہے ایمان باللہ اور خالق کے ارادوں کی اطاعت (یعنی شریعت اللہ پر عمل) اور یہ کھیل اور دین کو بے حقیقت تصور کرتے رہنے سے بنتے نہیں - لباس التقوےٰ پھر کہاں سے ملے - اس میں بھلا زینت کیسی بات صرف یہی ہے - کہ جس کام کو مقدم اور غور تدبر سے کرنا ضروری ہے - اس میں سراسر لاابالی کا لالی جاری ہے - پودا نہیں پنپتا - جب تک کما حقہٗ اس کی نگہداشت نہ ہو - اُس کو اچھے پھل نہیں آتے - جب تک اس کی اچھی طرح نلائی نہ ہو - صرف ایمان اور اس کے ثمرات ہی ایسے ہیں - کہ بدون محنت شاقہ اور خون کی چاشنی کے وہ تازہ اور ثمر ور ہو جائیں این خیال است و محال است و جنوں - سچ فرمایا ہے - ع

سالہا باید کہ خون دل خوری

مقبولین نے کبھی بھی اس راہ میں استغناء سے کام نہیں لیا - کوئی مدتوں غار میں رہا - تو کوئی بند میں - کوئی صالحین کا چرواہا رہا - اور کوئی بے داموں کا مدتوں صادق غلام - وُہ اوّاب توّاب اور ذاکر اور صادق اور بخوردن ملاذ قاف رہے تب کہیں خدا تعالےٰ ان کے ہاتھ پاؤں اور ان کے جوارح میں جلوہ نما ہُوا - ان کا قول اپنا قول نہ رہا - اور اُن کی فنا نے بقا کا تب ہی مونہہ دیکھا - اُس واحد یگانہ کی بھی عجیب عالی سرکار ہے - مزدور کام کرنے ہیں - اس خیال میں کہ وُہ اپنا کام نہیں - بلکہ غیر کا کام کر رہے ہیں - اور مزدوری لیں گے - لیکن رب السمٰوات والارض صرف یہ چاہتے ہیں - کہ ہماری بات میں فساد اور ابتری نہ پھیلائی جائے - بلکہ فیتا کرو - اپنے لئے کرو خواہ اچھا کرو - خواہ بُرا - ہمیں اپنے نفع کی قطعاً کوئی توقع نہیں - فلا تغنھم یتھدون - نفع نقصان تمہارا اپنا ہے زیادہ ہی بگڑو گے - تو تم اپنے کئے کی سزا بھی بھگتو گے اور گندے عضو کی طرح کاٹے جاؤ گے - الغرض جو کرو گے اپنے لئے کرو گے ہماری ذات میں تمہاری جد وجہد نہ کچھ بڑھا سکے گی اور نہ ہی کم کر سکے گی - سبحان ربی بحمدہٖ سبحان ربی بحمدہٖ -

قاضی عبد المجید صاحب مرحوم

(از حضرت مفتی محمد صادق صاحب)

اللہ تعالےٰ کا فضل اور احسان ہے - کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غلامی کے طفیل عاجز کو بہت سے شریف خاندانوں کے ساتھ تعلقات محبت و اخلاص حاصل ہُوئے - ایسے محبین میں ڈاکٹر قاضی کرم الٰہی صاحب مرحوم کا خاندان ہے جنہوں نے بود و باش امرتسر میں اختیار کر لی تھی اور اب تک اس خاندان کا مرکزی گھر امرتسر میں ہی ہے - اسی خاندان کے ایک ممبر قاضی عبد المجید صاحب مرحوم تھے جن کی حال میں وفات ہوئی - اللہ تعالےٰ انہیں جنت میں اعلےٰ مقام عطا فرمائے - مرحوم محکمہ نمک کے معزز عہدوں پر سرفراز رہے - زیادہ تر کھیوڑہ اور کالا باغ میں ان کی ملازمت رہی - مرحوم پیدائشی احمدی تھے اور میرے ساتھ ان کی موانست و الفت اس وقت سے تھی جبکہ وُہ ہنوز طالب علم تھے جہاں کہیں وُہ رہے اپنے نیک نمونہ سے احمدیت کی خوبیاں لوگوں کے دلوں میں منقش کیں - مرحوم خاموشی سے کام کرنے والے اور سنجیدہ طبیعت کے آدمی تھے - اپنے عہدہ کے کاموں کو عمدگی سے سرانجام دینے کے علاوہ پرائیویٹ طور پر وُہ فن مصوری میں کمال حاصل کئے ہُوئے تھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام و حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ اور اپنے عزیزوں اور دیگر بزرگوں کے علاوہ انہوں نے میری بھی ایک تصویر جو امریکہ میں تیار ہوئی تھی - انلارج کی تھی مرحوم مہمان نوازی اور دوستوں کی خاطر و مدارات کا دلی شوق تھا - مرحوم نے قادیان میں اپنا مکان بنایا جس میں ان کے اہل و عیال دیر سے مقیم ہیں اور پنشن لے کر وُہ خود بھی قادیان آ رہے - میں انہیں کہا کرتا تھا - کہ بطور شغل کوئی کام کرتے رہا کریں - مگر ان کا دل دنیوی کاموں سے بیزار ہو چکا تھا - اور ایسا معلوم ہوتا تھا - کہ

وصیت کی اہمیت اور اس کے فوائد و فضائل

ہم نے احمدیت کو اس لئے قبول کیا ہے۔ تاکہ حقیقی ایمان حاصل ہو۔ اور شرائط بیعت کی رو سے ہم نے یہ اقرار کیا ہے۔ کہ "دین کو دنیا پر مقدم کریں گے۔" اگر آپ یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ کہ وہ کونسا معیار ہے جس کی رو سے ہمیں پتہ لگ سکے۔ کہ واقعی ہم نے اس اقرار کو پورا کیا۔ اور دین کو دنیا پر مقدم کرکے قرب الٰہی کے میدان میں قدم بڑھایا ہے۔ تو اس کا جواب خدا کے پاک رسول جری اللہ فی حلل الانبیاء حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان فیض ترجمان سے سنیئے۔ حضور اپنے رسالہ الوصیت میں فرماتے ہیں:-

"تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے۔ اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ ان کے لئے موقع ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں۔ اور خدا سے خاص انعام پائیں۔"

پھر فرماتے ہیں:-

"جو لوگ اس الٰہی انتظام (نظام وصیت) پر اطلاع پا کر بلا توقف اس فکر میں پڑتے ہیں کہ دسواں حصہ کل جائداد کا خدا کی راہ میں دیں۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ اپنا جوش دکھلاتے ہیں۔ وہ اپنی ایمانداری پر مہر لگا دیتے ہیں۔ ...... خدا تعالیٰ نے ہر ایک زمانہ امتحان کی کیوں بنا ڈالی۔ وہ ہر ایک زمانہ میں چاہتا ہے۔ کہ خبیث اور طیب میں فرق کرکے دکھلا دے۔ اس لئے اس نے اب بھی ایسا ہی کیا۔ .... ہم خود محسوس کرتے ہیں۔ کہ اس وقت کے امتحان سے بھی اعلیٰ درجہ کے مخلص جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے۔ دوسرے لوگوں سے ممتاز ہو جائیں گے۔ اور ثابت ہو جائے گا کہ بیعت کا اقرار انہوں نے سچا کرکے دکھلا دیا۔ اور اپنا صدق ظاہر کر دیا۔ بے شک یہ انتظام منافقوں پر بہت گراں گزرے گا۔ اور اس سے ان کی پردہ دری ہوگی۔ اور بعد موت وہ مرد ہوں یا عورت اس قبرستان میں ہرگز دفن نہیں ہو سکیں گے۔ فی قلوبھم مرض فزادھم اللہ مرضا۔ لیکن اس کام میں سبقت لے جانے والے راستبازوں میں شمار کئے جائیں گے اور ابد تک خدا کی ان پر رحمتیں ہوں گی ...... بالآخر یہ بھی یاد رہے۔ کہ بلاؤں کے دن نزدیک ہیں۔ اور ایک سخت زلزلہ جو زمین کو تہ و بالا کر دے گا قریب ہے۔ پس وہ جو معائنہ عذاب سے پہلے اپنا تارک الدنیا ہونا ثابت کر دیں گے۔ اور نیز یہ بھی ثابت کر دیں گے۔ کہ کس طرح انہوں نے میرے حکم کی تعمیل کی۔ خدا کے نزدیک حقیقی مومن وہی ہیں۔ اور اس کے دفتر میں سابقین اولین لکھے جائیں گے۔ اور میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ وہ زمانہ قریب ہے۔ کہ ایک منافق جس نے دنیا سے محبت کرکے اس حکم کو ٹال دیا ہے وہ عذاب کے وقت آہ مار کر کہے گا۔ کہ کاش میں تمام جائداد کیا منقولہ کیا غیر منقولہ خدا کی راہ میں دے دیتا۔ اور اس عذاب سے بچ جاتا۔ یاد رکھو اس عذاب کے معائنہ کے بعد ایمان بے سود ہوگا۔ اور صدقہ خیرات محض عبث۔ دیکھو میں بہت قریب عذاب کی تمہیں اطلاع دیتا ہوں۔ اپنے لئے وہ زاد جلد تر جمع کرو کہ کام آوے۔"

اور فرماتے ہیں:-

"چونکہ آسمانی نشانوں اور بلاؤں کے دن قریب ہیں۔ اس لئے خدا تعالیٰ کے نزدیک ایسے وقت میں وصیت لکھنے والا بہت درجہ رکھتا ہے جو امن کی حالت میں وصیت لکھتا ہے۔ اور اس وصیت کے لکھنے میں جس کا مال دائمی مدد دینے والا ہوگا۔ اس کو دائمی ثواب ہوگا۔ اور خیرات جاریہ کے حکم میں ہوگا۔"

اسی رسالہ میں حضور ایک موقعہ پر فرماتے ہیں:-

"خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں۔ کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں۔ اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں۔ ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں۔ اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔"

"واضح ہو کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے۔ کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں۔ تا آئندہ کی نسلیں ایک ہی جگہ ان کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں۔ اور تا ان کے کارنامے یعنی جو خدا کے لئے انہوں نے دینی کام کئے ہمیشہ کے لئے قوم پر ظاہر ہوں۔ بالآخر ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اس کام میں ہر ایک مخلص کو مدد دے۔ اور ایمانی جوش ان میں پیدا کرے۔ اور ان کا خاتمہ بالخیر کرے۔"

نیز حضور فرماتے ہیں:-

"ایک جگہ مجھے دکھائی گئی۔ اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا۔ اور ظاہر کیا گیا کہ وہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں۔" حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بہشتی مقبرہ اور اس میں دفن ہونے والوں کے متعلق مزید دعائیں بالفاظ ذیل فرماتے ہیں۔

"میں دعا کرتا ہوں۔ کہ خدا اس میں برکت دے اور اسکو بہشتی مقبرہ بنا دے۔ اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خوابگاہ ہو۔ جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا۔ اور دنیا کی محبت چھوڑ دی۔ اور خدا کے لئے ہو گئے۔ اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلایا۔ آمین یا رب العالمین۔ پھر میں دعا کرتا ہوں۔ کہ اے میرے قادر خدا اس زمین کو میری جماعت میں سے ان پاک دلوں کی قبریں بنا جو فی الواقع تیرے لئے ہو چکے۔ اور دنیا کی اغراض کی ملونی ان کے کاروبار میں نہیں۔ آمین یا رب العالمین۔ پھر میں تیسری دفعہ دعا کرتا ہوں۔ کہ اے میرے قادر کریم اے خدائے غفور و رحیم تو صرف ان لوگوں کو اس جگہ قبروں کی جگہ دے۔ جو تیرے اس فرستادہ پر سچا ایمان رکھتے ہیں۔ اور کوئی نفاق اور غرض نفسانی اور بدظنی اپنے اندر نہیں رکھتے۔ اور جیسا کہ حق ایمان اور اطاعت کا ہے بجا لاتے ہیں۔ اور تیرے فرستادہ سے وفاداری اور پورے ادب اور انشراحی ایمان کے ساتھ محبت اور جانفشانی کا تعلق رکھتے ہیں۔ آمین یا رب العالمین۔"

حضور اقدس کے ارشادات بالا نتائج ذیل کے حامل ہیں۔

(۱) وصیت حقیقی ایمان کی مہر ہے۔

(۲) وصیت ایمان و نفاق میں امتیاز کے لئے بطور پرچہ امتحان ہے۔

(۳) وصیت اعلیٰ درجہ کے اخلاص کے اظہار اور دوسروں سے ممتاز ہونے کا ذریعہ ہے۔

(۴) وصیت اقرار بیعت کی سچائی کا ذریعہ ہے

(۵) وصیت موعودہ عذاب سے نجات کا ذریعہ ہے۔

(۶) موصیوں کے لئے حسب ذیل خطابات ہیں۔
(۱) راستباز (۲) حقیقی مومن (۳) اعلیٰ درجہ کے مخلص (۴) سابقین اولین (۵) کامل الایمان (۶) بہشتی (۷) خدا کے پسندیدہ (۸) برگزیدہ جماعت (۹) پاک دل جماعت (۱۰) قدم صدق

(۷) موصیوں کے ایمان کی حسب ذیل تعریف
(۱) سچا ایمان (۲) انشراحی ایمان (۳) کامل ایمان (۴) نفاق و بزدلی سے خالص ایمان

(۸) موصیوں کا مال دائمی مدد دینے والا اور خیرات جاریہ ہے

(۹) موصی آئندہ نسلوں کی یادگار ہونگے

(۱۰) موصیوں کی دینی خدمات ہمیشہ کے لئے آئندہ اقوام پر ظاہر ہوتی رہیں گی۔

(۱۱) موصیوں پر ابد تک خدا کی رحمت ہوگی۔

(۱۲) موصیوں کے خاتمہ بالخیر کی بشارت

(۱۳) موصیوں کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مستجاب دعائیں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز وصیت کی اہمیت کا ذکر بایں الفاظ فرماتے ہیں۔

"وصیت آزمائش ایمان کا ذریعہ ہے۔ وصیت پیمانہ ہے ایمان کے ناپنے کا۔ اور وصیت آئینہ ہے اپنی ایمانی شکل دیکھنے کا۔ میں اس کے متعلق کچھ زیادہ نہیں کہتا صرف اتنا کہتا ہوں کہ میں تمہاری نسبت اعلم ہوں۔ اس معاملہ کے متعلق اور وہ کچھ جانتا ہوں۔ جو تم نہیں جانتے"
(احمدیہ گزٹ ۲/۷ ۱۱)

پھر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسی سال کے جلسہ سالانہ پر نظام وصیت کا جو نیا اور اچھوتا پہلو بیان فرمایا تھا۔ وہ احباب کو یاد ہوگا۔ کہ وصیت کا نظام اپنے اندر حیرت انگیز انقلاب رکھتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ "جب وصیت کا نظام مکمل ہوگا۔ تو اس سے صرف تبلیغ ہی کا کام نہ ہوگا۔ بلکہ دنیا کی ہر قسم کی ضروریات پوری ہونگی جس کے نتیجہ میں بھوک نہ رہے گی۔ یتیم بھیک نہ مانگے گا۔ بیوہ ہاتھ نہ پھیلائے گی۔ کیونکہ وصیت عورتوں کا سہاگ اور یتیموں کا سہارا ہوگی"

نیز اس سے قبل ایک موقعہ پر حضور نے فرمایا کہ ”اگر صحیح طور پر جماعت کو وصیت کی اہمیت بتائی جائے۔ اور بتایا جائے کہ یہ خدا کا قائم کردہ طریق ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں ہزاروں آدمی جنہیں تاحال اس طرف توجہ نہیں ہوئی۔ وصیت کے ذریعہ سے اپنے ایمان کو کامل کر کے دکھائینگے۔ وصیت کی تحریک خدا کی طرف سے ہے۔ اور اس کے ساتھ بہت سے انعامات وابستہ ہیں۔ ابھی تک جنہوں نے وصیت نہ کی وہ کرکے اپنے ایمان کے کامل ہونے کا ثبوت دیں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے۔ کہ جو شخص وصیت نہیں کرتا مجھے اس کے ایمان میں شبہ ہے۔“ (الفضل ۳/۲ ۸) پس دوستوں کو چاہیئے کہ ایسے مقام سے جہاں ایمان شبہات کے نرغہ میں ہو جلد قدم اٹھا کر اس مقام پر پہنچیں جہاں کامل اور انشراحی ایمان کا خطاب ملتا ہے۔ واللہ یوفقنا وھو المستعان۔

خاکسار عبداللطیف عفی عنہ مہاو بیوی معلم المجاہدین قادیان

جن اصحاب کا چندہ ۲۰ رمئی ۱۹۴۳ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان کے نام یکم مئی کو وی پی ارسال کئے جائیں گے۔ (مینیجر)

منظور شدہ عہدیداران کی فہرست

مختلف جماعتوں کے منظور شدہ عہدیداران کی فہرست درج ذیل ہے:۔

انجمن احمدیہ کیمبل پور

سکرٹری مال۔ شیخ عبدالمالک صاحب کلرک محکمہ ڈسٹرکٹ بورڈ

جماعت احمدیہ لائل پور

جنرل سکرٹری۔ ڈاکٹر جلال الدین صاحب۔
سکرٹری امور عامہ۔ شیخ محمد محسن صاحب۔

جماعت احمدیہ کوٹ رحمت خاں

پریذیڈنٹ۔ ملک بہاول شیر صاحب۔

جماعت احمدیہ راولپنڈی

سکرٹری تعلیم و تربیت۔ چوہدری فتح محمد صاحب
” تبلیغ و آڈیٹر۔ مرزا بشیر احمد صاحب

جماعت احمدیہ سرگودھا

سکرٹری مال مخدوم عزیز احمد صاحب کلرک محکمہ امداد باہمی

جماعت احمدیہ ملکوال

سکرٹری مال۔ منشی فیروز الدین صاحب۔
سکرٹری امور عامہ ملک نصیر احمد صاحب سینٹری انسپکٹر
سکرٹری تبلیغ۔ میاں غلام حیدر صاحب۔
پریذیڈنٹ۔ محمود احمد صاحب ناصر ٹائم کیپر۔

جماعت احمدیہ جہلم

سکرٹری تبلیغ۔ شیخ محمد اسحاق صاحب۔

جماعت احمدیہ کانپور

پریذیڈنٹ۔ حاجی محمد ابراہیم صاحب۔
سکرٹری تعلیم و تربیت ماسٹر خدا بخش صاحب
” امور عامہ۔ عبدالغفار صاحب۔
” تبلیغ۔ خواجہ محمد شریف صاحب۔
” مال۔ محمد رفیق صاحب۔
امام الصلوٰۃ۔ ماسٹر خدا بخش صاحب۔

جماعت احمدیہ صوابی مردان

سکرٹری مال۔ امین۔ تحریک جدید میاں محمد حسین صاحب ڈرائیور
سکرٹری تعلیم و تربیت و آڈیٹر میاں اعراف اللہ صاحب پوسٹماسٹر
سکرٹری ضیافت۔ شیخ نذیر احمد صاحب۔
سکرٹری تبلیغ۔ خواجہ محمد شریف صاحب پرسنل کلرک۔
سکرٹری امور عامہ و خارجہ ڈاکٹر نواب علیخاں صاحب
لائبریرین۔ میاں عبدالسلام صاحب محکمہ بجلی

جماعت احمدیہ درگانوالی ڈاکخانہ رسولپور

سکرٹری وصایا۔ چوہدری علی احمد صاحب
سکرٹری دعوۃ و تبلیغ چوہدری خورشید احمد صاحب
سکرٹری مال۔ چوہدری عبدالوہاب صاحب۔
سکرٹری تعلیم و تربیت مولوی عبدالعزیز صاحب

انجمن احمدیہ شیخوپورہ

سکرٹری تبلیغ۔ منشی احمد صاحب۔

جماعت احمدیہ بیگم پور کنڈھی

امیر جماعت۔ خان بہادر نعمت خاں صاحب ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ سشن جج
سکرٹری مال چوہدری محمد یعقوب خاں صاحب
” دعوۃ و تبلیغ چوہدری عبدالعزیز خاں صاحب
” تعلیم و تربیت چوہدری علی محمد صاحب۔
امین۔ امداد علی خان صاحب۔

جماعت بھلیسر مکیانہ

پریذیڈنٹ چوہدری غلام نبی صاحب سکنہ بھلیسر
سکرٹری مال۔ خطیب و سکرٹری امور عامہ۔ برکت علی خان صاحب آف بھٹیاں

جماعت احمدیہ مٹھیانہ ڈاکخانہ راجپور بہایا ضلع ہوشیارپور

پریذیڈنٹ و امین و نائب سکرٹری دعوۃ و تبلیغ فتح محمد خان صاحب۔
وائس پریذیڈنٹ چوہدری حمید اللہ خان صاحب نمبردار
سکرٹری مال و محاسب چوہدری غلام علی خانصاحب
نائب سکرٹری و سکرٹری دعوۃ و تبلیغ حمید اللہ خانصاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت اقبال محمد خان صاحب۔
نائب سکرٹری تعلیم و تربیت برکت علی خان صاحب

انجمن احمدیہ کراچی

سکرٹری مال۔ بابو فیض الحق خان صاحب۔
سکرٹری امور عامہ۔ ڈاکٹر محمد حسین خان صاحب
سکرٹری وصایا و ممبر مجلس تحکیم و محصل حلقہ ملٹری ایریا لفٹیننٹ کرنل غلام احمد خانصاحب
جائنٹ سکرٹری تبلیغ بابو منیر احمد خانصاحب
لائبریرین۔ چوہدری غلام حسین صاحب۔
محصلان میاں عیسےٰ خان صاحب حلقہ سولجر بازار

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں

لاہور ۲۵ اپریل۔ ۴۳-۱۹۴۲ء میں کل رقبہ زیر کاشت گندم ۳۴۰۹۲۰۰۰ ایکڑ ہے اس کے بالمقابل گذشتہ سال ترمیم شدہ تخمینہ ۳۳۵۵۶۰۰۰ ایکڑ تھا۔ موجودہ پیداوار ۱۰۹۵۲۰۰۰ ٹن ہے۔ اس کے مقابلہ میں گذشتہ سال ۹۹۱۹۰۰۰ ٹن تھی۔ گویا رقبہ میں دو فیصدی اور پیداوار میں دس فیصدی کا اضافہ ہوا۔ فصل کی حالت بحیثیت مجموعی اچھی ہے۔

دہلی ۲۴ اپریل۔ مسٹر جناح کا جلوس سہ پہر کو آل انڈیا مسلم لیگ کے دفتر سے نکلا۔ دہلی کی تاریخ میں ایسا شاندار جلوس کبھی دیکھنے میں نہیں آیا۔ ہاتھیوں۔ اونٹ سواروں۔ گھوڑ سواروں۔ سائیکل سواروں اور پیدل انسانوں کا ایک سیلاب عظیم امڈ آیا تھا۔ رستہ میں خوبصورت دروازے بنائے تھے۔ جابجا پھولوں کی بارش کی گئی۔ جلوس دہلی دروازہ کے باہر ختم ہوا۔ جہاں مسٹر جناح نے لیگ کا پرچم لہرایا۔ آپ نے اردو میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہمارا راستہ سیدھا ہے اور ہمارا مقصد منصفانہ۔ ہم پاکستان کو اپنا نصب العین قرار دے چکے ہیں۔ آپ نے اس جھنڈے کے تلے اس محیر العقول انداز میں جمع ہو کر دنیا کو دنگ کر دیا ہے مسلمانانِ ہند کا یہ اتحاد ایک معجزہ ہے۔ آج ہم ہندوستان کے پایۂ تخت میں جمع ہیں اور وہ دن دور نہیں جب انشاء اللہ ہمارا اپنا پایۂ تخت ہوگا۔ آپ نے کہا۔ کہ برطانیہ یا دوسری غیر ملکی طاقتوں کی طرف دیکھنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ اس بات سے کیا فائدہ ہے کہ ہم امداد کے لئے دوسری قوموں کی طرف دیکھیں کبھی امریکہ سے استمداد کریں۔ وہ ہمارے لئے کیا کر سکتے ہیں۔ وہ یہاں اگر ہمارے گھر کا انتظام درست کرنے سے تو رہے۔ یہ کام تو ہمارا اپنا ہے۔ اگر مسٹر گاندھی مسلم لیگ سے سمجھوتہ کرنا چاہیں۔ اور اس سلسلہ میں کوئی اقدام کریں۔ تو میں بڑی خوشی کے ساتھ انکا خیر مقدم کرونگا۔ وہ مجھے براہ راست کیوں نہیں لکھتے۔ وائسرائے کے پاس جانے کی کیا ضرورت ہے۔ ہندوستان کی حکومت خواہ کتنی ہی مضبوط ہو۔ اسے یہ کبھی جرأت نہیں ہوگی۔ کہ میرے نام لکھے گئے خط کو روک سکے۔ اگر میرے نام کا خط روک لیا گیا۔ یہ بڑی ہی عجیب اور حیرت انگیز بات ہوگی۔ اگر مسٹر گاندھی کے دل میں ہم سے صلح کی کوئی خواہش پیدا ہوئی ہے۔ تو وہ مجھے چند حرف لکھ بھیجیں پھر میں سارے مسائل سلجھا لونگا۔

لاہور ۲۴ اپریل۔ ایک پریس نوٹ میں واضح کیا گیا ہے کہ حکومت کا یہ ارادہ نہیں کہ جس طرح گذشتہ سال گندم پر کنٹرول قائم کیا گیا تھا امسال بھی ابتدائی بازاروں میں اجناس خوردنی کی قیمتوں پر کنٹرول قائم کیا جائے۔

کلکتہ ۲۴ اپریل۔ خواجہ سر ناظم الدین نے وزراء کی فہرست کل شام ہی کو گورنر کی خدمت میں پیش کر دی تھی۔ اور وزراء نے آج حلف لے لئے ناظم الدین وزارت مندرجہ ذیل اشخاص پر مشتمل ہوگی۔ خواجہ سر ناظم الدین وزیر اعظم ایچ۔ ایس۔ سہروردی۔ تمیز الدین احمد۔ خان بہادر جلال الدین احمد خان۔ خان بہادر معظم الدین حسین۔ خواجہ شہاب الدین۔ نواب مشرف حسین۔ ٹی۔ سی گوسوامی پی۔ جی پین۔ تارکناتھ مکرجی۔ پنچ بہاری ملک۔ جوگندر ناتھ مندل اور پریم بہاری۔

لنڈن ۲۴ اپریل۔ بی۔ بی۔ سی کے نامہ نگار خصوصی نے اطلاع دی ہے کہ برما میں بارش کا موسم شروع ہونے میں ۳ ہفتے رہ گئے ہیں مگر اس سے پہلے برما میں زبردست لڑائی ہوگی کیونکہ جاپانی اور آگے قدم بڑھانا چاہتے ہیں۔

لاہور ۲۴ اپریل۔ سر سکندر حیات خان کی وفات سے مغربی پنجاب کے زمیندار حلقے کی جو نشست خالی ہو گئی ہے۔ حکومت پنجاب نے اسکے ضمنی انتخاب کے سلسلے میں امیدواروں کی نامزدگی کیلئے یکم مئی اور رائے شماری کیلئے ۴ جون کی تاریخیں مقرر کی ہیں۔ اسی طرح نواب مظفر خان کے استعفے کی وجہ سے شمالی اٹک کے مسلم حلقے کا جو ضمنی انتخاب ہونا ہے۔ اس کیلئے یکم مئی کو امیدواروں کی نامزدگی ہوگی۔ اور ۱۰ سے ۱۵ مئی تک انتخاب ہوگا

لنڈن ۲۳ اپریل۔ ہندوستان کی فیڈرل کورٹ نے قانون تحفظ ہند کی دفعہ ۲۶ کے ماتحت نظر بند کئے گئے کانگرسیوں کے متعلق جو فیصلہ صادر کیا تھا۔ مقامی سرکاری حلقوں میں اس پر پورا غور کیا جا رہا ہے۔ انڈیا آفس کے ایک سرکاری ترجمان نے بیان کیا ہے کہ اس فیصلہ کا مسٹر گاندھی اور دوسرے کانگرسیوں کی نظر بندی پر کوئی اثر نہیں پڑیگا۔

کیپ ٹاؤن ۲۵ اپریل۔ جنوبی افریقہ کی سینٹ نے ہندوستانیوں پر پابندیوں کے بل کی دوسری خواندگی پاس کر دی ہے۔

دہلی ۲۵ اپریل۔ انڈین کمانڈ کے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جاپانیوں نے اراکان کے محاذ پر ہمارے مورچہ میں گھسنے کی کوشش کی۔ مگر سخت نقصان اٹھا کر پسپا ہونا پڑا۔ اتحادی طیاروں نے چندون اور ما یو کے محاذ پر دشمن کے ٹھکانوں کو سخت نقصان پہنچایا۔ ہے ہو کے ہوائی اڈہ پر بھی بم برسائے گئے۔ اور فوجی چوکیوں پر مشین گنوں سے گولیاں برسائی گئیں۔ ان حملوں کے بعد ہمارے سب ہوائی جہاز واپس آ گئے۔

لنڈن ۲۵ اپریل۔ ٹیونیشیا میں پہلی برطانی فوج اور امریکن کور نے اپنی پوزیشن زیادہ بہتر بنالی ہے۔ آٹھویں فوج نے جنوبی علاقہ میں جو جگہیں دشمن سے چھینی ہیں۔ ان پر وہ مضبوطی سے قائم ہے۔ اور دشمن پر سخت دباؤ ڈال رہی ہے۔ دشمن بڑی سختی سے مقابلہ کر رہا ہے۔ اتحادی طیاروں نے بیزرٹا اور ٹیونس میں دشمن کے ٹھکانوں اور لاریوں پر بم باری کی سسلی کے کنارے کے پاس ایک امریکن اڑن قلعہ نے دشمن کا ایک جہاز ڈبو دیا۔ اٹلی کے سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ امریکن اڑن قلعوں نے نیپلز پر سخت حملہ کیا۔ دشمن کے دو جہاز فلسطین میں حیفا کی بندرگاہ کے پاس دیکھے گئے۔ ایک کو گرا لیا گیا۔ اور دوسرے کو سخت نقصان پہنچایا گیا۔

لنڈن ۲۵ اپریل۔ برطانیہ کے اڈوں سے اڑ کر اتحادی طیاروں نے ناروے کے پاس دشمن کے جہازوں کو نشانہ بنایا۔ شمال مغربی جرمنی میں ریلوں اور فیکٹریوں پر بمباری کی گئی۔ ان حملوں کے بعد ہمارے سب طیارے واپس آ گئے۔

ماسکو ۲۵ اپریل۔ روسی اعلان میں کہا گیا ہے کہ روسی طیاروں نے دشمن کے ہوائی میدانوں۔ رسد کی گاڑیوں اور صفوں کے پیچھے حملے کئے۔ کئی جگہ میدان میں معمولی جھڑپیں ہوئیں شمال مغربی مورچہ پر دشمن نے حملہ کیا۔ مگر اسے بھاری نقصان پہنچایا گیا۔ جرمنوں نے بہت زیادہ ٹینک استعمال کئے۔ مگر پچاس فیصدی تباہ کر دیئے گئے۔

دہلی ۲۵ اپریل۔ آج آل انڈیا مسلم لیگ نے پانچ ریزولیوشن پاس کئے۔ جن میں سے ایک میں اس پابندی کی مذمت کی گئی۔ جس کے ذریعہ جنوبی افریقہ میں ہندوستانیوں کے جائیداد خریدنے پر پابندی لگائی گئی ہے۔ ریزولیوشن میں کہا گیا ہے کہ اگر ملک معظم نے اس بل کو منظور کر لیا۔ تو ہندوستانیوں اور جنوبی افریقہ کے باشندوں میں ایسا اختلاف پیدا ہو جائیگا۔ کہ جو آگے چل کر کامن ویلتھ آف نیشنز کی بنیاد پر برا اثر ڈالیگا۔ جنوبی افریقہ کی حکومت سے کہا گیا ہے کہ وہ ایک گول میز کانفرنس کے ذریعہ اس معاملہ کو سلجھائے بصورت دیگر حکومت ہند جوابی کارروائی کے بارہ میں سنٹرل اسمبلی کے پاس کردہ ریزولیوشن کی بعض دفعات پر عمل کرے۔ دوسرے ریزولیوشن میں کہا گیا ہے کہ ملک میں غلوں پر کنٹرول اور اجناس کی تقسیم کے انتظام میں مسلم لیگ کے زیادہ نمائندے لئے جائیں۔ تیسرے ریزولیوشن میں اس امر پر اظہار ناراضگی کیا گیا ہے کہ یہ تسلیم کرنے کے باوجود کہ کانگرس کی بدامنی کی تحریک سے مسلمان الگ رہے ہیں۔ ان پر بھی اجتماعی جرمانے کئے گئے آخری دو ریزولیوشن پیر پگاڑو کی جائیداد اور سندھ میں مارشل لاء کی تنسیخ کے بارہ میں ہیں۔ پیر پگاڑو کی جائیداد کو ایک مسلم ٹرسٹ کے سپرد کر دینے کی تحریک کی گئی ہے۔

دہلی ۲۵ اپریل۔ مسٹر روزویلٹ کے نمائندہ مسٹر ولیم فلپس واپس جا رہے ہیں۔ آج آپ نے اخباری نمائندوں سے ملاقات کی۔ اور انکا شکریہ ادا کیا۔ کہ میرے مشن کے ابتدائی دور میں انہوں نے مجھے مدد دی ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ میں گاندھی جی سے بھی ملنا چاہتا تھا۔ مگر حکومت اس کے لئے اجازت دینے کے قابل نہ تھی۔

لنڈن ۲۵ اپریل۔ ڈچ ایسٹ انڈیز میں کینیڈا اور جاپانیوں کا سب سے بڑا بحری اور ہوائی اڈہ ہے۔ اتحادی طیاروں نے ڈیڑھ ہزار میل کا سفر طے کر کے اس پر سخت بم باری کی۔ اور ۲۱ ٹن بم گرائے۔ کارخانوں اور فوجی ٹھکانوں کو سخت نقصان پہنچایا گیا۔ نیوگنی کے شمال میں ویوک کی بندرگاہ کے علاقہ میں جاپانی جہازوں کے ایک قافلہ پر حملہ کیا گیا۔ نتائج کا ابھی اعلان نہیں کیا گیا۔

لاہور ۲۳ اپریل۔ پنجاب نے ۱۸ مارچ ۱۹۴۳ء تک عطیوں اور قرضوں کی صورت میں علی الترتیب

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں ... اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر رحمت اللہ خان شاکر